Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 05, **Issue** 02, April - June 2026, **PP**: 147-157
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی خدماتِ حدیث: ایک تحقیقی مطالعہ

The Contributions of Imām Abū Nuʿaym al-Iṣfahānī to Ḥadīth Studies: An Analytical Study

1. Hafiz Muhammad Wasim *hafizwaseem2021@gmail.com*	*M.Phil Scholar,* *Department of Islamic Studies,* *Green International University, Lahore.*
2. Dr. Irfan Jafar *(Corresponding Author)* *i.z03035040887@gmail.com*	*Assistant Professor,* *Department of Islamic Studies,* *Green International University, Lahore.*

How to Cite:	Hafiz Muhammad Wasim and Dr. Irfan Jafar. 2026: "The Contributions of Imām Abū Nuʿaym al-Iṣfahānī to Ḥadīth Studies: An Analytical Study". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 5 (02): 147-157.		
Article History:	**Received**: 23-05-2026	**Accepted**: 22-06-2026	**Published**: 30-06-2026
Copyright:	**©The Authors**		
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.		
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.		

Abstract & Indexing

DRJI, Advanced Science Index, CiteFactor, Asian Research Index, SCI, Google Scholar, اردو جرائد اشاریہ, تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ, ADL Asian Digital Library, EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی خدماتِ حدیث: ایک تحقیقی مطالعہ

The Contributions of Imām Abū Nuʿaym al-Iṣfahānī to Ḥadīth Studies: An Analytical Study

1. **Hafiz Muhammad Wasim**
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Green International University, Lahore.
hafizwaseem2021@gmail.com

2. **Dr. Irfan Jafar,** *(Corresponding Author)*
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Green International University, Lahore.
i.z03035040887@gmail.com

Abstract

The science of Ḥadīth occupies a central position in Islamic scholarship, as the Sunnah of the Prophet Muhammad (ﷺ) constitutes the second primary source of Islamic teachings after the Holy Qur'an. The preservation, authentication, and transmission of the Prophetic traditions have remained the foremost concern of Muslim scholars throughout history. Among the distinguished scholars who rendered remarkable services in this field was Imām Abū Nuʿaym al-Iṣfahānī (d. 430 AH), a renowned muhaddith, historian, biographer, and prolific author. This study aims to examine his scholarly contributions to the science of Ḥadīth through an analytical and descriptive approach. The research explores Imām Abu Nuʿaym's biography, his academic stature, reliability (thiqāh), precision in narration (ḍabṭ), scholarly methodology, and his outstanding services to Ḥadīth literature. It also provides an overview of his major works, including Ḥilyat al-Awliyāʾ wa Ṭabaqāt al-Aṣfiyāʾ, Dalāʾil al-Nubuwwah, Maʿrifat al-Ṣaḥābah, Al-Musnad al-Mustakhraj ʿalā Ṣaḥīḥ Muslim, and Tārīkh Iṣfahān, highlighting their significance in the fields of Ḥadīth, biographical evaluation (ʿIlm al-Rijāl), Sīrah, and Islamic historiography. The study concludes that Imām Abu Nuʿaym made enduring contributions to the preservation, transmission, authentication, and documentation of Ḥadīth, and that his works continue to serve as indispensable references for scholars and researchers in Ḥadīth studies.

Keywords: *Imām Abū Nuʿaym al-Iṣfahānī, Ḥadīth Studies, Sunnah, Islamic Teachings, Narration.*

تعارف

اسلامی علوم میں علمِ حدیث کو بنیادی اور مرکزی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ یہی وہ علم ہے جس کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ، اقوال، افعال اور تقریرات محفوظ ہوئیں۔ شریعتِ اسلامیہ کے مصادر میں قرآنِ مجید کے بعد سنتِ نبوی کو جو مقام حاصل ہے، اس کی حفاظت، تدوین، روایت اور تنقیح کا عظیم فریضہ محدثینِ کرام نے انجام دیا۔ یہی وجہ ہے کہ علمِ حدیث نہ صرف اسلامی عقائد، فقہی احکام اور سیرتِ نبوی کا بنیادی ماخذ ہے بلکہ اسلامی تہذیب، اخلاق اور روحانی تربیت کی اساس بھی اسی پر استوار ہے۔ اسلام کی ابتدائی صدیوں میں محدثین نے حدیثِ نبوی کی حفاظت، اسناد کی تحقیق، رواۃ کی جانچ پرکھ اور متون کے تنقیدی جائزے کے ذریعے ایک ایسا عظیم علمی سرمایہ امتِ مسلمہ کو منتقل کیا جو آج بھی اسلامی علوم کا معتبر ترین سرمایہ شمار ہوتا ہے۔ ان جلیل القدر محدثین میں امام ابو نعیم اصفہانیؒ (متوفی 430ھ) کا نام نہایت نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ آپ اپنے عہد کے ممتاز محدث، حافظِ

حدیث، مؤرخ، مفسر اور سیرت نگار تھے، جنہوں نے حدیث اور علومِ حدیث کی مختلف جہات میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی علمی خدمات کا دائرہ انتہائی وسیع ہے۔ انہوں نے حدیث کی روایت و درایت، اسانید کی تحقیق، رجالِ حدیث کی معرفت، تراجم رواۃ، سیرتِ نبوی اور زہد و تصوف جیسے متعدد علمی میدانوں میں قابلِ قدر تصانیف یادگار چھوڑیں۔ ان کی مشہور کتب حلیة الاولیاء وطبقات الاصفياء، معرفة الصحابة، دلائل النبوة اور دیگر تصانیف آج بھی اہلِ علم کے لیے بنیادی مصادر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی علمی عظمت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے تلامذہ میں خطیب بغدادی، عبد الغنی مقدسی اور دیگر نامور محدثین شامل ہیں، جنہوں نے آپ سے حدیث کا علم حاصل کر کے اسے آئندہ نسلوں تک منتقل کیا۔ کثرتِ شیوخ، علوِ اسناد، وسعتِ روایت اور حفظ و اتقان نے آپ کو اپنے عہد کے اکابر حفاظِ حدیث میں ممتاز مقام عطا کیا۔ یہی خصوصیات انہیں علمِ حدیث کی تاریخ میں ایک منفرد اور مؤثر شخصیت کے طور پر متعارف کراتی ہیں۔ چنانچہ زیرِ نظر مقالہ "امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی خدماتِ حدیث: ایک تحقیقی مطالعہ" کے عنوان سے مرتب کیا گیا ہے، جس میں امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی حدیثی خدمات، علمی مقام، منہجِ تصنیف اور علومِ حدیث میں ان کے نمایاں کردار کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

سوالِ تحقیق

اس تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ امام ابو نعیم اصفہانیؒ نے علمِ حدیث کی خدمت کے لیے کن علمی، تحقیقی اور تصنیفی خدمات کو انجام دیا، اور علومِ حدیث کی ترقی میں ان کا کردار کس نوعیت کا تھا؟

مقاصدِ تحقیق

اس تحقیق کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

- امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی سوانحِ حیات اور علمی شخصیت کا تعارف پیش کرنا۔
- علمِ حدیث میں ان کے مقام و مرتبہ، حفظ، ضبط اور ثقاہت کا جائزہ لینا۔
- امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی حدیثی خدمات اور علمی منہج کا تحقیقی مطالعہ کرنا۔

امام ابو نعیم اصفہانیؒ: سوانحِ حیات

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کا اصل نام احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران الاصفہانی ہے۔ آپ کا تعلق ایران کے تاریخی شہر اصفہان سے تھا، جس کی نسبت سے آپ "الاصفہانی" کہلائے۔[1] آپ کی کنیت ابو نعیم تھی، جبکہ نسبت الاصفہانی ہے۔ اصفہان اُس زمانے میں اسلامی دنیا کا ایک ممتاز علمی و تہذیبی مرکز تھا، جہاں متعدد محدثین، فقہاء اور علماء نے علمی خدمات انجام دیں۔ امام ابو نعیمؒ کا خاندان بھی علم و فضل، دیانت اور دینی خدمات کے اعتبار سے ممتاز شمار ہوتا تھا۔ آپ کے آباء و اجداد مہران قبیلے سے تعلق رکھتے تھے، جو ابتدائی اسلامی دور میں اسلام قبول کرنے کے بعد اہلِ علم میں شمار ہونے لگے۔ آپ کے والد عبد اللہ بن احمد بھی علم و تقویٰ میں معروف تھے اور انہی کی نگرانی میں امام ابو نعیمؒ کی ابتدائی علمی تربیت ہوئی۔[2]

خاندانی و تعلیمی پس منظر

امام ابو نعیم اصفہانیؒ ایک ایسے علمی اور دینی خانوادے میں پیدا ہوئے جہاں علم و تقویٰ نسل در نسل منتقل ہوتا چلا آ رہا تھا۔ آپ کے خاندان کا شمار اصفہان کے معزز علمی گھرانوں میں ہوتا تھا۔ آپ کے والد عبد اللہ بن احمد نہ صرف محدث تھے بلکہ علمِ تفسیر

میں بھی نمایاں مقام رکھتے تھے، اور ان کی مجلسِ درس میں دور دراز علاقوں سے طلبہ شریک ہوتے تھے۔ یہی علمی ماحول امام ابو نعیمؒ کی شخصیت سازی میں بنیادی عنصر ثابت ہوا۔[3] امام ابو نعیمؒ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، جنہوں نے انہیں قرآنِ کریم، عربی زبان اور اصولِ حدیث کی تعلیم دی۔ بعد ازاں انہوں نے اپنے دور کے ممتاز محدثین، جن میں ابو الشیخ الاصفہانی، ابو بکر بن مالک القطان، محمد بن ابراہیم الطبرانی، ابن مخلد البغدادی اور احمد بن جعفر الاصفہانی شامل ہیں، سے اکتسابِ علم کیا۔ آپ نے تقریباً چار سو سے زائد شیوخ سے روایتِ حدیث حاصل کی، جس سے ان کی وسعتِ علمی اور شغفِ حدیث کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔[4]

امام ابو نعیمؒ نے صرف علمِ حدیث ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ فقہ، اصولِ فقہ، لغت، نحو، بلاغت اور تصوف جیسے علوم میں بھی گہرا مطالعہ کیا۔ یہی جامع علمی تربیت بعد میں ان کی تصانیف، تحقیقی منہج اور حدیثی خدمات میں نمایاں نظر آتی ہے۔ اسی بنا پر انہیں نہ صرف ایک جلیل القدر محدث بلکہ فقیہ، مفسر اور صاحبِ بصیرت محقق کے طور پر بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔[5]

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کا علمی مقام و مرتبہ

امام ابو نعیم اصفہانیؒ، جن کا اصل نام احمد بن عبد اللہ تھا، اپنے عہد کے ممتاز محدثین، مفسرین اور فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کو حدیث، تفسیر، فقہ اور دیگر اسلامی علوم پر غیر معمولی دسترس حاصل تھی۔ بالخصوص علومِ حدیث میں آپ کی مہارت، روایت و درایت پر گہری نظر، حفظِ حدیث، معرفتِ رواۃ اور علوِ اسناد نے آپ کو اپنے زمانے کے اکابر محدثین میں ممتاز مقام عطا کیا۔ آپ حدیث کی جمع و تدوین، روایت اور اس کی علمی تحقیق میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے، جبکہ علوِ اسناد، حفظِ حدیث اور جملہ فنونِ حدیث میں آپ کی مہارت کا اعتراف متقدمین و متأخرین دونوں نے کیا ہے۔[6]

امام ابو نعیم اصفہانیؒ نہ صرف ایک عظیم محدث تھے بلکہ حفظ، ضبط، عدالت اور ثقاہت کے اعتبار سے بھی اپنے زمانے کے ممتاز حفاظِ حدیث میں شمار ہوتے تھے۔ محدثین، مؤرخین اور اربابِ سیر نے آپ کے علمی رسوخ، قوتِ حافظہ اور غیر معمولی ضبط و اتقان کا برملا اعتراف کیا ہے، جس کی بنا پر آپ کو ثقہ، حافظ اور امامِ حدیث کے القابات سے یاد کیا گیا۔[7]

فقہی اعتبار سے امام ابو نعیم اصفہانیؒ کا تعلق فقہِ شافعی سے تھا۔ حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ، تصوف اور دیگر اسلامی علوم میں بھی انہیں جامع مہارت حاصل تھی۔ ان کی علمی شخصیت روایت اور درایت، فقہ اور تزکیۂ نفس کے حسین امتزاج کی آئینہ دار تھی۔[8] عقائد کے اعتبار سے امام ابو نعیم اصفہانیؒ اشعری مکتبِ فکر کے قریب تھے اور ان کا میلان اشعری عقائد کی طرف تھا، جس کا تذکرہ متعدد مؤرخین نے کیا ہے۔[9]

شہرت، مقبولیت اور مجلسِ درس

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کے غیر معمولی علمی کمالات، وسیع حدیثی ذخیرے اور بلند پایہ علمی مقام نے انہیں اپنے زمانے میں مرجعِ خلائق بنا دیا تھا۔ آپ کی مجلسِ درس اہلِ علم کے لیے مرکزِ استفادہ کی حیثیت رکھتی تھی، جہاں دور دراز علاقوں سے طلبہ، محدثین اور اربابِ علم حاضر ہو کر حدیث اور دیگر اسلامی علوم سے فیض یاب ہوتے تھے۔ آپ کی شہرت صرف اصفہان تک محدود نہ تھی بلکہ اسلامی دنیا کے مختلف علمی مراکز سے بھی طلبہ آپ کے حلقۂ درس میں شریک ہونے کے لیے سفر کرتے تھے۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ (م1229ھ) نے امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی مجلسِ درس کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب آپ کی مجلس آراستہ ہوتی تو اہلِ فن اور محدثین نہایت ادب، شوق اور انہماک کے ساتھ حاضر ہوتے اور آپ کے علم سے اکتسابِ فیض کرتے تھے، کیونکہ آپ کے علوِ اسناد، قوتِ حافظہ اور وسعتِ علم کا چرچا پورے عالمِ اسلام میں تھا۔[10]

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کا درس صبح کے اوقات میں شروع ہو کر ظہر تک جاری رہتا تھا، لیکن اس کے بعد بھی اگر طلبہ یا شائقینِ علم آپ سے استفادہ کرنا چاہتے تو آپ نہایت خندہ پیشانی اور خوش دلی سے ان کی علمی پیاس بجھاتے۔ آپ طلبہ کی علمی ضروریات کو اپنی ذاتی راحت پر مقدم رکھتے تھے اور کبھی اکتاہٹ یا ناگواری کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی پوری زندگی تعلیم، تدریس، روایتِ حدیث اور تصنیف و تالیف کے لیے وقف رہی۔ علامہ ذہبیؒ امام ابو نعیم اصفہانیؒ کے اسی علمی ذوق کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لم يكن غذاؤه سوى التسميع والتصنيف۔[11]

حدیث سننا، حدیث سنانا اور تصنیف و تالیف ہی گویا ان کی غذا تھی۔

یہ قول اس حقیقت کی ترجمانی کرتا ہے کہ امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی پوری زندگی علمِ حدیث کی خدمت، تدریس، روایت، تحقیق و تصنیف کے لیے وقف تھی۔ اسی مسلسل علمی جدوجہد نے انہیں تاریخِ اسلام کے عظیم محدثین میں ایک دائمی و ممتاز مقام عطا کیا۔

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کا حدیث میں مقام و مرتبہ

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کا شمار چوتھی اور پانچویں صدی ہجری کے اُن جلیل القدر محدثین میں ہوتا ہے جنہوں نے علمِ حدیث کی روایت، درایت، حفظ، تصنیف اور اشاعت میں غیر معمولی خدمات سرانجام دیں۔ آپ اپنے عہد کے ممتاز حافظِ حدیث، محدث، مؤرخ اور صاحبِ تصنیف عالم تھے۔ حدیثی علوم میں آپ کی گہری بصیرت، علوِ اسناد، وسعتِ روایت اور کثرتِ شیوخ کے باعث آپ کو محدثین کے مابین نہایت بلند مقام حاصل ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ ائمہ سیر و تراجم نے آپ کو "تاج المحدثین"، "محدث العصر" اور "من أعلام المحدثين والرواة" جیسے عظیم القابات سے یاد کیا ہے۔ ذیل میں چند کبار محدثین کے تاثرات پیش کیے جاتے ہیں جو امام ابو نعیم اصفہانی کی جلالتِ شان کا منہ بولتا ثبوت ہیں:

- علامہ ابن خلکان امام ابو نعیم اصفہانیؒ کے علمی مقام کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

  كان من أعلام المحدثين وأكابر الحفاظ الثقات۔[12]

  آپ جلیل القدر محدثین اور اکابر ثقہ حفاظ میں شمار ہوتے تھے۔

- علامہ تاج الدین سبکی امام ابو نعیمؒ کی حدیثی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

  واحد الأعلام الذين جمع الله لهم بين العلو فى الرواية والنهاية فى الدراية[13]

  آپ اُن ممتاز ائمہ میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے روایت میں علوِ اسناد اور درایتِ حدیث میں کمال درجے کی مہارت عطا فرمائی تھی۔

- علامہ ابن نجار آپ کی عظمتِ علمی کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

  هو تاج المحدثين وأحد أعلام الدين۔[14]

  آپ محدثین کے سر تاج اور دین کے ممتاز ائمہ میں سے تھے۔

- امام ذہبیؒ بھی امام ابو نعیمؒ کی حدیثی مہارت اور علمی امتیاز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

  وتفرد فى الدنيا بعلو الإسناد مع الحفظ من الحديث وفنونه۔[15]

  آپ علوِ اسناد، حفظِ حدیث اور علومِ حدیث کے مختلف فنون میں پوری دنیا میں منفرد اور ممتاز مقام رکھتے تھے۔

- امام ابن عساکرؒ آپ کی حدیثی معرفت اور علمی جامعیت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الشيخ الإمام أبو نعيم الحافظ، واحد عصره في فضله وجمعه ومعرفته۔[16]

شیخ، امام اور حافظ ابو نعیمؒ اپنے زمانے میں فضیلت، علمی جامعیت اور معرفتِ حدیث کے لحاظ سے یگانۂ روزگار تھے۔

مندرجہ بالا ائمہ کے اقوال سے واضح ہوتا ہے کہ امام ابو نعیم اصفہانیؒ صرف ایک محدث ہی نہیں تھے بلکہ اپنے عہد میں علمِ حدیث کے امام، حافظ، ناقد اور مستند مرجع کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی علمی عظمت، علوِ اسناد، وسعتِ روایت اور دقیق فہمِ حدیث نے انہیں تاریخِ حدیث کے ممتاز ائمہ میں شامل کر دیا۔

حفظ، ضبط اور ثقاہت

امام ابو نعیم اصفہانیؒ حفظِ حدیث، ضبطِ روایت اور ثقاہت کے اعتبار سے اپنے زمانے کے ممتاز ترین حفاظ میں شمار ہوتے تھے۔ محدثین، مؤرخین اور اصحابِ سیر نے ان کی عدالت، ثقاہت، قوتِ حافظہ اور غیر معمولی ضبط کا اعتراف کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں **"الحافظ المشہور"**، **"الحافظ الكبير"** اور **"من أكابر الحفاظ الثقات"** جیسے معزز القابات سے یاد کیا گیا ہے۔ امام خطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں:

لم أر أحداً أطلق عليه اسم الحافظ غير أبي نعيم وأبي حازم العبدوي۔[17]

میں نے ابو نعیمؒ اور ابو حازم عبدوی کے علاوہ کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس پر بلا قید 'الحافظ' کا لقب بولا جاتا ہو۔

ائمہ و محدثین کی آراء اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ امام ابو نعیم اصفہانیؒ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی قوتِ حافظہ، دقیق ضبط، علوِ اسناد اور کامل ثقاہت سے نوازا تھا۔ یہی اوصاف ان کی حدیثی خدمات کے بنیادی ستون بنے اور انہیں علمِ حدیث کی تاریخ میں ایک منفرد اور مستند مقام عطا کیا۔

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کو درپیش علمی و مسلکی مخالفت

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی زندگی کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ انہیں اپنے عہد میں بعض مسلکی اختلافات اور علمی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے جس دور میں علمی نمو پائی، اس زمانے میں اصفہان اور اس کے گرد و نواح میں فقہِ حنبلی کے پیروکاروں کا خاصا اثر و رسوخ تھا۔ دوسری طرف امام ابو نعیم اصفہانیؒ کا رجحان عقائد کے باب میں اشعری مکتبِ فکر کی طرف تھا، جس کے باعث بعض حنبلی حلقوں کے ساتھ ان کے اختلافات پیدا ہوئے۔ یہ اختلافات محض علمی مباحث تک محدود نہ رہے بلکہ بعض اوقات شدید مخالفت اور آزمائش کی صورت بھی اختیار کر گئے۔ مؤرخین کے مطابق امام ابو نعیم اصفہانیؒ کو اس مسلکی کشمکش کے باعث مختلف شدائد اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا، حتیٰ کہ ایک موقع پر اہلِ اصفہان نے انہیں جامع مسجد میں داخل ہونے سے بھی روک دیا۔[18] تاہم ان تمام مخالفتوں اور آزمائشوں کے باوجود امام ابو نعیم اصفہانیؒ نے دعوت و تدریس، روایتِ حدیث اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ ترک نہیں کیا۔ انہوں نے علمی دیانت، اعتدال اور تحقیق کے ساتھ اپنی خدمات جاری رکھیں اور اپنے علمی سرمایہ کے ذریعے علمِ حدیث کے فروغ میں ایسا نمایاں کردار ادا کیا کہ بعد کے محدثین نے انہیں اپنے دور کے اکابر حفاظِ حدیث اور ائمۂ فن میں شمار کیا۔ یہی وجہ ہے کہ وقتی مخالفتیں ان کے علمی مقام اور خدمات کو متاثر نہ کر سکیں، بلکہ ان کی تصانیف اور حدیثی منہج آج بھی علمی دنیا میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی خدماتِ حدیث

امام ابو نعیم اصفہانیؒ نے اپنی پوری علمی زندگی علمِ حدیث کی خدمت، اس کی روایت و درایت، تدوین، اشاعت اور تحفظ کے لیے وقف کر دی۔ آپ ان محدثین میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے نہ صرف احادیثِ نبویہ کو روایت کیا بلکہ ان کی جمع و تدوین، رجالِ

حدیث کی معرفت، تراجم رواۃ، فضائلِ صحابہ، دلائلِ نبوت اور سیرتِ نبوی کے مختلف پہلوؤں کو بھی اپنی تصانیف کا موضوع بنایا۔ آپ کی علمی خدمات کا سب سے نمایاں پہلو ان کا عظیم تصنیفی سرمایہ ہے، جس نے بعد کے محدثین اور مؤرخین کے لیے بنیادی مآخذ کی حیثیت اختیار کر لی۔ حاجی خلیفہ مصطفیٰ بن عبداللہ (م1067ھ) نے **کشف الظنون** میں امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی انتیس (29) تصانیف کا ذکر کیا ہے، جو اس بات کی غماز ہیں کہ آپ نہایت بلند پایہ مصنف اور کثیر التصنیف محدث تھے۔[19]

غیر مطبوعہ تصانیف

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی متعدد تصانیف مختلف اسباب کی بنا پر شائع نہ ہو سکیں، تاہم ان کا تذکرہ کتبِ تراجم اور فہارس میں محفوظ ہے۔ ان میں نمایاں درج ذیل ہیں:

- كتاب الأربعين
- كتاب حرمة المساجد
- كتاب الرياضة والأدب
- كتاب الطب النبوى
- كتاب الفتن
- كتاب فضائل الخلفاء
- كتاب فضائل الصحابة
- كتاب الفوائد
- مختصر الاستيعاب
- المستخرج على البخارى
- كتاب المتعقد
- معرفة الصحابة
- معجم الشيوخ
- معجم الصحابة
- علوم الحديث (امام حاکمؒ کی معرفة علوم الحديث پر مستخرج)
- المستخرج علی التوحید (علامہ ابن خزیمہؒ کی كتاب التوحيد والصفات پر مستخرج)
- کتاب المہدی
- تاریخ اصفہان[20]

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی اہم مطبوعہ تصانیف

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی علم حدیث میں چند ایک تصانیف ہیں جن کا تعارف حسب ذیل ہے:

1: دلائل النبوة

دلائل النبوة امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی اہم اور مستند حدیثی تصانیف میں شمار ہوتی ہے۔ اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے خصائص، فضائل، معجزات اور دلائلِ نبوت کو احادیثِ نبویہ اور تاریخی روایات کی روشنی میں نہایت جامع انداز میں جمع کیا گیا ہے۔

مصنف نے ابتدا میں قرآنِ مجید کی روشنی میں آپ ﷺ کے اوصاف و خصائص بیان کیے ہیں، پھر ان کی تائید میں احادیثِ نبویہ ذکر کی ہیں۔ اس کے بعد سابقہ آسمانی کتابوں اور انبیائے کرام علیہم السلام کے صحائف میں مذکور ان بشارات کو جمع کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے متعلق تھیں۔ مزید بر آں، آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت سے وصالِ مبارک تک کے اہم واقعات کو بھی ترتیب وار بیان کیا ہے۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی اس کتاب کی افادیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ دلائل النبوۃ محض معجزاتِ نبوی کا مجموعہ نہیں بلکہ عہدِ نبوی کے اہم تاریخی واقعات، غزوات، شمائل اور سیرتِ نبوی کا ایک جامع مرقع ہے۔ امام ابو نعیمؒ نے متعدد شبہات کے جوابات بھی دیے ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام اور رسول اللہ ﷺ کے معجزات کا تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے، جس سے اس کتاب کی تحقیقی اہمیت مزید نمایاں ہو جاتی ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ 1330ھ میں دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔[21]

2:حلية الاولياء وطبقات الاصفياء

حلية الاولياء وطبقات الاصفياء امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی شہرۂ آفاق تصنیف ہے، جسے علمِ حدیث، تراجم، زہد اور تصوف کے میدان میں بنیادی مراجع میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کتاب میں صحابۂ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، ائمۂ دین، زہاد اور اولیائے کرام کے حالاتِ زندگی، ان کے فضائل، مناقب، اخلاق، زہد و تقویٰ اور ان سے مروی احادیث و آثار کو یکجا کیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب صرف تراجم کا مجموعہ نہیں بلکہ حدیث، سیرت، اخلاق اور روحانی تربیت کا ایک مستند علمی ذخیرہ بھی ہے۔

امام ابو نعیمؒ نے کتاب کے آغاز میں ایک نہایت علمی مقدمہ تحریر کیا ہے، جس میں اولیائے اللہ کے فضائل، ان کے اوصاف، مقامِ ولایت اور تصوف کی حقیقت پر نہایت عالمانہ گفتگو کی گئی ہے۔ یہی خصوصیت اس کتاب کو اپنے موضوع پر لکھی جانے والی دیگر تصانیف سے ممتاز بناتی ہے۔ اس کتاب کی علمی عظمت کا اعتراف متعدد اکابر علماء نے کیا ہے۔ ابن خلکانؒ نے اسے امام ابو نعیمؒ کی بہترین تصنیف قرار دیا ہے۔[22] حاجی خلیفہؒ لکھتے ہیں کہ حلیۃ الاولیاء اپنے موضوع پر لکھی جانے والی بہترین اور مستند کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔[23]

حافظ ابن کثیرؒ کے مطابق اس کتاب کے مطالعے سے امام ابو نعیمؒ کی وسعتِ نظر، کثرتِ شیوخ اور طرقِ حدیث پر ان کی غیر معمولی گرفت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔[24] علامہ ذہبیؒ نے اسے ایک عدیم النظیر تصنیف قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ امام ابو نعیمؒ کی زندگی ہی میں اس کتاب کو غیر معمولی شہرت اور قبولِ عام حاصل ہو گیا تھا۔[25] حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ نے بھی اس کتاب کو اسلامی لٹریچر کی منفرد تصنیف قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے پہلے اس موضوع پر اس معیار کی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔[26] حلیۃ الاولیاء کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے بھی ہوتا ہے کہ بعد کے علماء نے اس کے اختصارات اور زوائد بھی مرتب کیے۔ علامہ عبد الرحمن ابن الجوزیؒ نے صفوۃ الصفوۃ کے نام سے اس کا چار جلدوں میں اختصار کیا، اگرچہ بعض مقامات پر انہوں نے امام ابو نعیمؒ پر تنقید بھی کی ہے۔[27]

3:المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم

المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانیؒ کی حدیثی علوم میں ایک نہایت اہم اور بلند پایہ تصنیف ہے۔ یہ کتاب صحیح مسلم پر لکھی گئی مستخرجات میں نمایاں مقام رکھتی ہے، جس میں امام ابو نعیمؒ نے امام مسلمؒ کی روایات کو اپنی مستقل اسانید کے ذریعے نقل کیا ہے۔ اس اندازِ تالیف کا مقصد صحیح مسلم کی احادیث کی مزید توثیق، اسانید کی تقویت اور مختلف طرقِ روایت کو یکجا کرنا تھا، جس سے علمِ حدیث، علوِ اسناد اور متابعات و شواہد کے باب میں گراں قدر اضافہ ہوا۔ یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے، جسے محمد حسن محمد حسن اسماعیل الشافعی نے تحقیق کے ساتھ مرتب کیا اور دار الکتب العلمیہ، بیروت سے

1417ھ /1996ء میں شائع کیا۔

اس تصنیف میں کتاب الایمان، کتاب الطہارۃ، کتاب الصلاۃ اور دیگر ابوابِ حدیث کو صحیح مسلم کی ترتیب کے مطابق بیان کیا گیا ہے، تاہم امام ابو نعیمؒ نے اپنی اسانید کے ذریعے احادیث کو روایت کر کے اپنی حدیثی مہارت، وسعتِ شیوخ اور قوتِ حفظ کا بھرپور اظہار کیا ہے۔ اس کتاب کی اہمیت اس اعتبار سے بھی مسلم ہے کہ یہ صحیح مسلم کے متن کی تائید، اسانید کے تقابلی مطالعہ اور رواۃ کی تحقیق میں بنیادی مراجع میں شمار ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محدثین اور محققین نے اسے علمِ حدیث کے ذخیرے میں ایک اہم علمی سرمایہ قرار دیا ہے، جو امام ابو نعیم اصفہانیؒ کے حدیثی مقام، علمی تبحر اور فنِ روایت میں غیر معمولی مہارت کا روشن ثبوت ہے۔

4: معرفة الصحابة

معرفة الصحابة امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی حدیث، اسماء الرجال اور سیرتِ صحابہ کے موضوع پر ایک نہایت اہم اور مستند تصنیف ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء، نسب، فضائل، سوانح حیات اور ان سے مروی احادیث کو اسانید کے ساتھ جمع کیا ہے۔ امام ابو نعیمؒ نے ہر صحابی کا تعارف مستند روایات کی روشنی میں پیش کرتے ہوئے ان کے علمی، دینی اور تاریخی مقام کو واضح کیا ہے، جس سے یہ کتاب صحابۂ کرام کے حالات و مناقب کے مطالعہ کے لیے ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ یہ تصنیف اپنے جامع اسلوب، مضبوط اسانید اور علمی استناد کے باعث فنِ اسماء الصحابة کی نمایاں ترین کتب میں شمار ہوتی ہے۔ امام ابو نعیمؒ نے اس میں روایتِ حدیث اور علمِ رجال کے اصولوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے صحابۂ کرام کی روایات کو ترتیب دیا ہے، جس سے نہ صرف ان کے محدثانہ تبحر کا اظہار ہوتا ہے بلکہ صحابہؓ کرام کے علمی و عملی کردار کو بھی محفوظ کیا گیا ہے۔ بعد کے محدثین اور مؤرخین نے اس کتاب سے بھرپور استفادہ کیا، جس کی بنا پر معرفة الصحابة آج بھی حدیث، سیرت اور تراجمِ صحابہ کے محققین کے لیے ایک معتبر اور قابلِ اعتماد مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔

5: ذكر أخبار أصبهان المعروف تاريخ اصفهان

تاریخ اصفہان امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی تاریخ، تراجم اور حدیث کے میدان میں ایک نہایت اہم اور مستند تصنیف ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے اپنے آبائی شہر اصفہان کی تاریخی، جغرافیائی اور علمی حیثیت کو نہایت جامع انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اصفہان کی اسلامی فتوحات، وہاں کے اکابر علماء، محدثین، فقہاء، زہاد اور رواۃِ حدیث کے حالاتِ زندگی، علمی خدمات اور ان سے مروی روایات کو بھی اسانید کے ساتھ جمع کیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب صرف ایک مقامی تاریخ نہیں بلکہ علمِ حدیث، علمِ رجال اور اسلامی تہذیب و تمدن کا ایک اہم ماخذ بھی ہے۔

یہ تصنیف اصفہان کی علمی و ثقافتی تاریخ پر لکھی جانے والی اولین اور مستند ترین کتب میں شمار ہوتی ہے۔ امام ابو نعیمؒ نے اس میں شہر اصفہان کے علمی ماحول، حدیثی حلقوں اور وہاں کے جلیل القدر محدثین و رواۃ کا تفصیلی تذکرہ کر کے اس شہر کی علمی عظمت کو محفوظ کر دیا ہے۔ بعد کے مؤرخین، محدثین اور اصحابِ تراجم نے اس کتاب سے بھرپور استفادہ کیا، جس کی وجہ سے تاریخ اصفہان اسلامی تاریخ، علمِ رجال اور مقامی تاریخ کے محققین کے لیے ایک بنیادی اور معتبر مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ تصنیف امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی تاریخی بصیرت، حدیثی مہارت اور علمی وسعت کا روشن مظہر ہے۔

خلاصۂ بحث

امام ابو نعیم اصفہانیؒ چوتھی اور پانچویں صدی ہجری کے ان جلیل القدر محدثین میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے علمِ حدیث کی

حفاظت، اشاعت اور تدوین میں نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ نے حدیثِ نبوی کے روایت و درایت، حفظ و ضبط، اسماء الرجال، فضائلِ صحابہ، دلائلِ نبوت، سیرتِ نبوی اور تراجمِ رجال جیسے متعدد علمی شعبوں میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ کی علمی شخصیت صرف ایک محدث تک محدود نہیں تھی بلکہ آپ مفسر، فقیہ، مؤرخ اور صاحبِ تصنیف محقق بھی تھے۔ امام ابو نعیم اصفہانیؒ نے اپنے غیر معمولی حافظے، علوِ اسناد، کثرتِ شیوخ اور دقیق فہمِ حدیث کی بدولت علمِ حدیث میں منفرد مقام حاصل کیا۔ ائمہ حدیث مثلاً امام ذہبی، ابن خلکان، تاج الدین سبکی، ابن عساکر، ابن نجار اور دیگر محدثین نے آپ کو اپنے دور کے اکابر حفاظِ حدیث، ثقہ راوی اور امامِ فن قرار دیا ہے، جو آپ کی علمی عظمت کا واضح ثبوت ہے۔

امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی حدیثی خدمات کا سب سے نمایاں پہلو ان کا وسیع تصنیفی سرمایہ ہے۔ ان کی تصانیف میں دلائل النبوة، حلية الاولياء وطبقات الاصفياء، معرفة الصحابة اور تاریخ اصفہان کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ ان کتب میں حدیث، سیرت، تراجم، زہد، رجال اور اسلامی تاریخ کا ایسا مستند ذخیرہ موجود ہے جس سے بعد کے محدثین، مؤرخین اور فقہاء نے بھرپور استفادہ کیا۔ بالخصوص حلیۃ الاولیاء اپنے موضوع پر ایک منفرد اور بے مثال تصنیف ہے، جسے متقدمین اور متأخرین دونوں نے قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا اور اس پر اختصارات و حواشی بھی تحریر کیے۔ امام ابو نعیم اصفہانیؒ نے علمی اختلافات اور مسلکی مخالفت کے باوجود تدریس، روایت اور تصنیف کا سلسلہ منقطع نہیں کیا بلکہ پوری زندگی علمِ حدیث کی خدمت میں مصروف رہے۔ ان کی مجلسِ درس اہلِ علم کا مرکز تھی، جہاں مختلف علاقوں سے طلبہ اور محدثین حاضر ہو کر علمِ حدیث سے استفادہ کرتے تھے۔ ان کی علمی دیانت، قوتِ حافظہ اور وسعتِ معلومات نے انہیں تاریخِ حدیث کے ممتاز ائمہ میں شامل کر دیا۔

نتائج تحقیق

اس تحقیقی مطالعے سے درج ذیل نتائج سامنے آئے:

- امام ابو نعیم اصفہانیؒ چوتھی اور پانچویں صدی ہجری کے ممتاز محدث، حافظِ حدیث، مؤرخ اور صاحبِ تصنیف عالم تھے، جنہوں نے علمِ حدیث کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔
- آپ کو حدیث کی روایت و درایت، حفظ و ضبط، اسماء الرجال اور علوِ اسناد میں غیر معمولی مہارت حاصل تھی، جس کی تصدیق متقدمین و متأخرین ائمہ حدیث نے کی ہے۔
- محدثین نے امام ابو نعیم اصفہانیؒ کو "الحافظ"، "تاج المحدثین"، "محدث العصر" اور "من أعلام المحدثین" جیسے معزز القابات سے یاد کیا، جو ان کے بلند علمی مقام کی واضح دلیل ہیں۔
- امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی شخصیت صرف علمِ حدیث تک محدود نہ تھی بلکہ آپ تفسیر، فقہ، تاریخ، سیرت اور تصوف کے میدان میں بھی نمایاں علمی مقام رکھتے تھے، جس کی جھلک ان کی تصانیف میں نمایاں طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔
- آپ کی قوتِ حافظہ، ضبطِ روایت اور ثقاہت اس درجہ مضبوط تھی کہ اکابر محدثین نے آپ کو اپنے زمانے کا سب سے بڑا حافظِ حدیث قرار دیا، اور دنیا بھر کے حفاظِ حدیث آپ سے استفادہ کے لیے حاضر ہوتے تھے۔
- امام ابو نعیم اصفہانیؒ نے حدیث کے مختلف موضوعات پر متعدد تصانیف یادگار چھوڑیں، جن میں **دلائل النبوة، حلية الاولياء وطبقات الاصفياء، معرفة الصحابة** اور تاریخ اصفہان کو بنیادی مراجع کی حیثیت حاصل ہے۔
- حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی شاہکار تصنیف ہے، جس میں صحابۂ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین اور اولیائے

امت کے حالات، فضائل، مرویات اور علمی و روحانی خدمات کو جامع انداز میں محفوظ کیا گیا ہے۔

- دلائل النبوۃ رسول اللہ ﷺ کے خصائص، معجزات، دلائلِ نبوت اور سیرتِ طیبہ پر ایک مستند حدیثی ماخذ ہے، جو حدیث اور سیرت کے محققین کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔
- امام ابو نعیم اصفہانیؒ کو بعض مسلکی اختلافات اور مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا، لیکن ان آزمائشوں نے ان کی علمی خدمات اور تدریسی و تحقیقی سرگرمیوں کو متاثر نہیں کیا۔
- امام ابو نعیم اصفہانیؒ کی مجلسِ درس اپنے زمانے کا اہم علمی مرکز تھی، جہاں دور دراز علاقوں سے علماء، محدثین اور طلبہ حاضر ہو کر علمِ حدیث اور دیگر علومِ اسلامیہ سے استفادہ کرتے تھے۔

References

1 Ibn Khallikān, Aḥmad ibn Muḥammad ibn Abī Bakr, *Wafayāt al-Aʿyān wa Anbāʾ Abnāʾ al-Zamān* (Beirut: Dār Ṣādir, 1st ed., 1968), 1:79.

2 al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1st ed., 1998), 3:93.

3 al-Khaṭīb al-Baghdādī, Aḥmad ibn ʿAlī, *Tārīkh Baghdād* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d.), 5:386.

4 al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad, *Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ* (Beirut: Muʾassasat al-Risālah, 1985), 17:459.

5 Ibn al-Jawzī, ʿAbd al-Raḥmān ibn ʿAlī, *al-Muntaẓam fī Tārīkh al-Mulūk wa al-Umam* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1992), 7:214.

6 al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 3:291–292; al-Subkī, Tāj al-Dīn ʿAbd al-Wahhāb ibn ʿAlī, *Ṭabaqāt al-Shāfiʿiyyah al-Kubrā* (Cairo: Hajr li al-Ṭibāʿah wa al-Nashr, 1992), 3:7–8.

7 Ibn Khallikān, *Wafayāt al-Aʿyān*, 1:45; al-Subkī, *Ṭabaqāt al-Shāfiʿiyyah al-Kubrā*, 3:8.

8 al-Subkī, *Ṭabaqāt al-Shāfiʿiyyah al-Kubrā*, 3:8.

9 Ibn al-Jawzī, *al-Muntaẓam*, 8:100.

10 Shāh ʿAbd al-ʿAzīz al-Dihlawī, *Bustān al-Muḥaddithīn* (Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, n.d.), 44.

11 al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 3:292.

12 Ibn Khallikān, *Wafayāt al-Aʿyān*, 1:91.

13 al-Subkī, *Ṭabaqāt al-Shāfiʿiyyah al-Kubrā*, 4:18.

14 Ibid.

15 al-Dhahabī, *al-ʿIbar fī Khabar man Ghabar* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1985), 2:262; al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 3:21,

16 Ibn ʿAsākir, ʿAlī ibn al-Ḥasan, *Tabyīn Kadhib al-Muftarī fīmā Nusiba ilā al-Imām Abī al-Ḥasan al-Ashʿarī* (Damascus: Dār al-Fikr, 1984), 1:246.

17 al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 3:19.

18 Ibid., 3:393.

19 Ḥājjī Khalīfah Muṣṭafā ibn ʿAbd Allāh, *Kashf al-Ẓunūn ʿan Asāmī al-Kutub wa al-Funūn* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, n.d.), 2:304.

20 Ibid.

21 Ḍiyāʾ al-Dīn Iṣlāḥī, *Tadhkirat al-Muḥaddithīn* (Karachi: Maktabah Dār al-ʿUlūm, n.d.), 2:223.

22 Ibn Khallikān, *Wafayāt al-Aʿyān*, 1:45.

23 Ḥājjī Khalīfah, *Kashf al-Ẓunūn*, 1:452.

24 Ibn Kathīr, Ismāʿīl ibn ʿUmar, *al-Bidāyah wa al-Nihāyah* (Beirut: Dār al-Fikr, 1986), 12:45.

25 al-Dhahabī, *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*, 2:293.

26 Shāh ʿAbd al-ʿAzīz al-Dihlawī, *Bustān al-Muḥaddithīn*, 44.

27 Ibn Khallikān, *Wafayāt al-Aʿyān*, 1:45; Ibn al-Jawzī, *al-Muntaẓam*, 8:100.